ادبیات

غزل

از جناب آلم مظفر نگری

سوزِ غم ہر رنگ میں ہے سوختہ جانوں کے ساتھ
شمعِ محفل تا سحر جلتی ہے پروانوں کے ساتھ

ڈوبنے پر کیوں سکوں ملتا نہ بحرِ عشق میں
ہے یہاں ساحل بھی زیرِ موج طوفانوں کے ساتھ

بہرِ تسکینِ جنوں آتی رہے گی وقت پر
ہے یہ وعدہ فصلِ گل کا اپنے دیوانوں کے ساتھ

اہلِ دانش کی نگاہوں سے یہ پوشیدہ نہیں
اک حقیقت بھی ہوا کرتی ہے افسانوں کے ساتھ

اپنے ہی سائے سے ڈر جاتا ہوں ساحل پر کبھی
اور کبھی میں کھیلتا ہوں بڑھ کے طوفانوں کے ساتھ

اک ادائے خاص ہے یہ بھی جنوں کی ورنہ یوں
عقل ہرزہ کار الجھے اور دیوانوں کے ساتھ

چھپ کے دامن میں بگولوں کے نہ جانے کس طرح
اُڑ رہی ہے خاکِ گلشن بھی بیابانوں کے ساتھ

جب نہیں دیتا ہے ساقی اُن سے پی لیتا ہوں میں
ملتے جلتے ہیں گل و انجم بھی پیمانوں کے ساتھ

باریابی اسکو ملتی ہے حریمِ عشق میں
جو سرِ محفل جلے رہ رہ کے پروانوں کے ساتھ

یہ شرف حاصل ہوا تبلیغِ وحدت سے مجھے
ذکر ہر محفل میں ہے میرا صنم خانوں کے ساتھ

بڑھ رہی ہے گرمیِ محفل بہر لحظہ آلم
ہے طوافِ شمع میں کون آج پروانوں کے ساتھ

غزل

از جناب سعادت نظیر ایم اے

یہ سبز باغ تو اوروں کو آپ دکھلائیں
مری نگاہیں کسی سے فریب کیا کھائیں

خزاں کے جور نے کیا کیا ہے خونِ اُمید
بہارِ تازہ لئے باغباں نئے آئیں

فضائے تیرہ میں بے حس پڑے رہیں کب تک؟
اُٹھو! چراغ بنیں، روشنی کو پھیلائیں

جمود جہل ہے طاری جہانِ حکمت پر
شعورِ زیست کا پندار آؤ! اُکسائیں

جو کام دہر میں تلوار کر نہیں سکتی
قلم کے زور سے وہ کام کر کے دکھلائیں

جو برہمی نہ سمجھتے ہوں زلفِ جاناں کی
نظیر! گیسوئے دوراں وہ خاک سلجھائیں۔